65

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

15 مارچ 2026ء، 25 رمضان المبارک 1447 ہجری، یکم چیت 2082 بکرمی

65 Years of Continuous Publication

ہائی ویلیو ایگریکلچر کا فروغ

(مونگ پھلی کی کاشت)

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

65

پندرہ روزہ

لاہور

زراعت نامہ

15 مارچ 2026ء، 25 رمضان المبارک 1447 ہجری، یکم چیت 2082 بکرمی

65 Years of Continuous Publication

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

مدیر اعلیٰ	نوید عصمت کاہلوں
مدیر	رائے مدثر عباس
معاون مدیر	ریحان آفتاب
آن لائن ایڈیشن	محمد ریاض قریشی
گرافکس	ابرار حسین
کمپوزنگ	کاشف ظہیر
پروف ریڈنگ	سعدیہ منیر
فوٹو گرافی	عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

- ادا ریہ: گندم کی خریداری کے لئے حکومتی اقدامات 5
- مونگ پھلی کی کاشت 6
- کماد کی جڑی بوٹیوں کا انسداد 9
- اگیتی کپاس میں ناغے پر کرنا، چھدرائی اور پودوں کی تعداد کی اہمیت 10
- بلیک بیری کی کاشت 11
- شکر قندی کی کاشت 13
- کھجور میں زر پاشی 14
- آم کا تیلہ 15
- زرعی سفارشات 15
- محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں 19

جلد 65 شمارہ 06

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد۔ فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان۔ فون: 061-9201187

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی۔ فون: 051-9292165

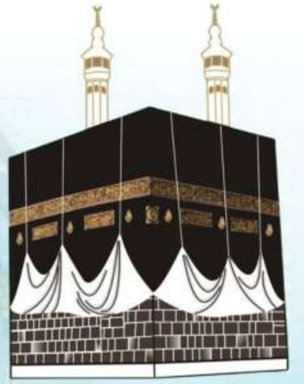

مشعلِ راہ

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

مومنو! اپنے صدقات (وخیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کو دکھاوے کیلئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس (کے مال) کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برس کر اسے صاف کر ڈالے۔ (اسی طرح) یہ (ریاکار) لوگ اپنے اعمال کا کچھ صلہ حاصل نہ کر سکیں گے اور اللہ ایسے ناشکروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(البقرۃ:264)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا ابو حذریؓ کہتے ہیں ہم خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا (محتاجوں کو) دیا کرتے تھے اور ہمارا کھانا جو، انگور، پنیر اور کھجور تھا۔

(صدقہ فطر کا بیان: مختصر صحیح بخاری:767)

فرمودات

میں طلبا و طالبات کے دلوں میں چھپی ہوئی جوان امنگوں کے تازہ سرچشموں کو چھونا چاہتا ہوں کیونکہ یہی وہ مردان عمل ہیں جو آئندہ ہماری قوم کی تمناؤں کا بوجھ اٹھائیں گے۔

(پیغام عید۔13 نومبر 1939)

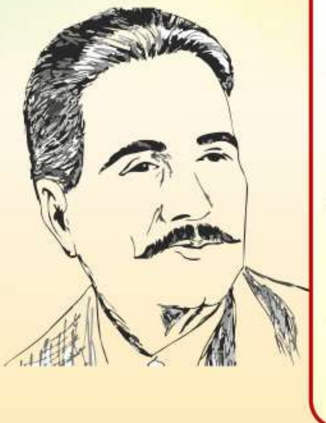

بتا کیا تیری زندگی کا ہے راز
ہزاروں برس سے ہے تو خاک باز!
اسی خاک میں دب گئی تیری آگ
سحر کی اذاں ہوگی اب تو جاگ

(پنجاب کے دہقان سے: بالِ جبریل)

اداریہ

گندم کی خریداری کے لئے حکومتی اقدامات

گندم ہماری اہم غذائی فصل ہے جوملکی فوڈ سیکیورٹی کے لئے کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔صوبہ پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ کل ملکی مجموعی پیداوار کا قریباً 76 فیصد گندم پیدا کرتا ہے۔رواں سال 26-2025 میں گندم کی کاشت کا ہدف 1 کروڑ 65 لاکھ ایکڑ مقرر کیا گیا ہے۔جس سے 22 ملین ٹن پیداوار کا ہدف حاصل کیا جائے گا۔گندم کی کاشت سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایت پر وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی اور سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو کی زیرنگرانی گندم کی کاشت کے ہدف کے حصول کے لئے زیادہ گندم اُگاؤ مہم کا بھرپور طریقے سے آغاز کیا گیا۔زرعی مداخل کی مقرر کردہ نرخوں سے بھی کم قیمتوں پر دستیابی اور آبپاشی کے لئے دستیاب پانی کی وافر فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے گندم کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی بارے کاشتکاروں کو بروقت آگاہی فراہم کی گئی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کاشتکاروں کے معاشی تحفظ کے لئے گندم کی خریداری 3500 روپے فی 40 کلوگرام کرنے کے احکامات دیئے ہیں جس سے مارکیٹ میں گندم کی قیمتیں مستحکم رہیں گی۔محکمہ فوڈ سیفٹی اینڈ کنزیومر پروٹیکشن پنجاب فوڈ سیکورٹی ماڈل کے تحت مروجہ قواعد وضوابط پر پورا اُترنے والی کمپنی سے گندم کی خریداری کو یقینی بنائے گا اور رواں سال 26-2025 میں 30 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدی جائے گی۔ ڈویژن اور ضلع کی سطح پر گندم خریداری کی مکمل نگرانی کی جائے گی اور مقامی انتظامیہ حکومت پنجاب کے مروجہ قواعد وضوابط پر مکمل عمل درآمد کو یقینی بنائے گی۔22 لاکھ میٹرک ٹن گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے سرکاری گودام کی بلا معاوضہ سہولیات فراہم کی جائیں گی۔گندم کی 3500 روپے فی من خریداری کی شفاف مانیٹرنگ کے لئے خریداری کرنے والی کمپنیاں ڈیجیٹائز ریکارڈ/فٹ پرنٹ فراہم کریں گی جو کہ ڈیش بورڈ پر نمایاں ہوں گے اور 72 گھنٹے کے اندر کاشتکاروں کو ان سے خرید کی گئی گندم کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے گا۔اس کے علاوہ 5 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خریداری گرین پاکستان انیشیٹیو (GPI) کے ذریعے بھی کی جائے گی۔

حکومت پنجاب کے گندم کی خریداری کے لئے ان تمام اقدامات کا مقصد کاشتکاروں کو گندم کی بہتر قیمت دلوانا ہے۔گذشتہ برسوں گندم کی سرکاری خریداری نہ ہونے سے کاشتکاروں کو پہنچنے والے نقصانات اور اعتماد کو ٹھیس پہنچنے سے بچانا ہے۔

مونگ پھلی کی کاشت

ماخوذ پیداواری منصوبہ مونگ پھلی 2026، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

مونگ پھلی ایک مقبولِ عام خشک میوہ ہے۔ یہ بارانی علاقوں کی اہم فصل ہے۔ مونگ پھلی ریتلی اور ریتلی میرا زمینوں پر کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے۔ اب اس کی کاشت آبپاش علاقوں میں بھی کامیابی سے کی جارہی ہے۔ مونگ پھلی کے بیج میں 55 فیصد تک خوردنی تیل، 22 تا 30 فیصد پروٹین اور تقریباً 20 فیصد کاربوہائیڈریٹ پائے جاتے ہیں۔ اس میں کیلشیم، فاسفورس، پوٹاشیم اور میگنیشیم کے علاوہ وٹامن بی، ای اور، کے بھی پائے جاتے ہیں۔ مونگ پھلی کا متناسب استعمال صحت کے لئے مفید ہے۔ یہ پھلی دار فصل ہونے کی بناپر زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے میں کردار ادا کرتی ہے۔ مونگ پھلی کا بھُوسہ جسے مقامی زبان میں ٹانگری کہا جاتا ہے چارے کے طور پر بے حد مفید ہے۔ اس کی گانٹھیں بنا کر دوسرے ممالک کو برآمد بھی کی جارہی ہیں۔ مونگ پھلی کی فصل کومزید منافع بخش بنانے کے لئے اس کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ضروری ہے۔ سفارش کردہ اقسام کی کاشت، مجوزہ وقت پر کاشت، جدید پیداواری ٹیکنالوجی کا استعمال، فصل کی بہتر نگہداشت اور بروقت تحفظ نباتات سے مونگ پھلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

سفارش کردہ اقسام

- چکوال گولڈ
- فِدا-22
- فخرِ اٹک
- اٹک-2019
- فخرِ چکوال
- این اے آر سی-2019
- باری-2016
- باری-2011
- پوٹھوہار

یہ اقسام زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ خشک سالی، بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف قوتِ مدافعت بھی رکھتی ہیں۔ فخرِ چکوال کم دورانیے کی قسم ہے، اس کا دورانیہ تقریباً 120 دن ہے۔ اس کی برداشت کے بعد اگر وتر دستیاب ہوتو گندم کی فصل با آسانی کاشت کی جاسکتی ہے۔

موزوں وقت کاشت

مونگ پھلی کے لئے موزوں وقت کاشت

نمبر شمار	اقسام	موزوں وقت کاشت
1	این اے آر سی-2019، اٹک 2019 اور پوٹھوہار	15 مارچ تا 30 اپریل
2	چکوال گولڈ، فِدا-2022، فخرِ اٹک، باری 2011 اور باری 2016	15 مارچ تا 31 مئی
3	فخرِ چکوال	15 مارچ تا 15 جون

نوٹ

مونگ پھلی کے بیج کو اُگاؤ کے لیے 20 تا 30 درجہ سینٹی گریڈ درکار ہے اور کم از کم درجہ حرارت 18 ڈگری سینٹی گریڈ چاہیے جبکہ 33 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر بیج کا اُگاؤ کم ہوجاتا ہے۔ بلحاظ اقسام مونگ پھلی کے لئے موزوں وقت کاشت درج ذیل ہے۔

شرح بیج

مونگ پھلی کی مختلف اقسام کے لئے درج ذیل شرح بیج کی سفارش کی جاتی ہے۔

نمبر شمار	اقسام	بیج کی شرح (فی ایکڑ)
1	این اے آر سی-2019	35 کلوگرام گریاں
2	چکوال گولڈ، فِدا-22، فخرِ اٹک، اٹک-2019، باری-2016، باری -2011 اور پوٹھوہار	35 تا 40 کلوگرام گریاں
3	فخرِ چکوال	50 کلوگرام گریاں

پودوں کی فی ایکڑ تعداد

مونگ پھلی کی بہترین پیداوار کے حصول کے لئے پودوں کی تعداد قسم کے پھیلاؤ کے حساب سے 50 تا 60 ہزار فی ایکڑ ہونی چاہیے۔

اچھے بیج کا انتخاب

اچھی پیداوار کے حصول کا انحصار معیاری بیج کے استعمال پر ہے۔ مونگ پھلی کی کاشت کے لئے خالص، صحت مند اور 90 فیصد سے زیادہ اُگاؤ کی صلاحیت والا بیج استعمال کریں۔ بیج پرانا نہ ہو اور بیماری و کیڑے کے حملہ سے پاک ہو۔ بوائی سے زیادہ دیر پہلے بیج کو پھلیوں سے نہ نکالیں یعنی گریاں 15 دن سے زیادہ پرانی نہ ہوں کیونکہ اس طرح اس کی قوتِ روئیدگی کم ہوجاتی

ہے۔ یاد رہے کہ گریاں کمزور، کچی، بیمار اور ٹوٹی ہوئی نہ ہوں۔ گریوں کے اوپر والے گلابی رنگ کے باریک چھلکے کا صحیح سالم ہونا بہت ضروری ہے۔ ٹوٹے یا اترے ہوئے چھلکے والے بیج میں اُگنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔

بیج کو پھپھوندی کش زہر لگانا

بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام فی کلو گرام یا ٹیبوکونازول+ امیڈاکلوپرڈ بحساب 2 ملی لٹر فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں۔

بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگانا

مونگ پھلی کے بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگا کر کاشت کریں جس سے پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے اور زمین کی زرخیزی کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

موزوں آب و ہوا

مونگ پھلی کی فصل گرم مرطوب آب و ہوا میں اچھی نشوونما پاتی ہے۔ فصل کی بڑھوتری کے دوران اگر مناسب وقفوں سے بارش ہوتی رہے تو یہ بہتر پیداوار دیتی ہے۔ بارانی علاقوں کے موسم میں یہ دونوں خصوصیات موجود ہیں۔ اس لئے مونگ پھلی کے زیرِ کاشت رقبہ کا بیشتر حصہ بارانی علاقہ جات پر مشتمل ہے۔

موزوں زمین

مونگ پھلی کی کاشت کے لیے ریتلی، ریتلی میرا یا ہلکی میرا زمین موزوں ہے۔ ایسی زمین میں پودوں کی سوئیاں با آسانی داخل ہو سکتی ہیں اور اچھی نشوونما پا سکتی ہیں۔ بھاری میرا زمین سخت تہہ کی وجہ سے سوئیوں کے داخل ہونے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے جس کے نتیجے میں پیداوار کم، پھلیوں کی رنگت خراب اور سائز چھوٹا رہ جاتا ہے نیز فصل کی برداشت میں بھی دُشواری پیش آتی ہے۔ مونگ پھلی کی فصل تھل کے آب پاش علاقوں میں بھی کامیابی سے کاشت کی جا رہی ہے۔

زمین کی تیاری

مونگ پھلی کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین نرم اور بھربھری ہونی چاہئیے۔ زمین کی تیاری کے لیے تین تا چار مرتبہ ہل چلائیں۔ پہلی مرتبہ جنوری کے آخر یا فروری کے شروع میں ایک دفعہ گہرا ہل چلائیں تا کہ بارشوں کا پانی زمین میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں جذب ہو کر دیر تک محفوظ رہ سکے۔ گہرا ہل چلانے کے لیے چزل پلو کا استعمال زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ بارش ہونے کے بعد جب بھی زمین وتر آئے دو دفعہ عام ہل چلا کر سہاگہ دے دیں۔ بوائی کا وقت آنے پر زمین کی آخری تیاری سے پہلے کھیت میں کھاد کی سفارش کردہ مقدار بذریعہ ڈرل ڈال دیں۔ اگر ڈرل دستیاب نہ ہو چھٹہ کر کے ایک دفعہ عام ہل چلا کر سہاگہ دے دیں۔ اس عمل سے کھیت کی سطح ہموار، نرم اور بھربھری ہو جائے گی اور محفوظ وتر زمین کی اُوپر والی سطح پر آ جائے گا جو فصل کے اُگاؤ اور ابتدائی نشوونما میں مددگار ثابت ہوگا۔

طریقہ کاشت

مونگ پھلی کی کاشت بذریعہ پوریا ڈرل کریں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ 1.5 فٹ جبکہ پودوں کا باہمی فاصلہ 6 تا 8 انچ رکھیں۔ یاد رہے کہ بیج کی گہرائی 2 تا 3 انچ ہونی چاہیے۔ فصل کی کاشت بذریعہ چھٹہ ہرگز نہ کریں۔ مونگ پھلی کی بوائی کے لیے اب ڈرل باآسانی دستیاب ہے۔ بوائی کے لیے علیحدہ سے ڈبے بھی دستیاب ہیں جو کہ عام ٹریکٹر ہل کے اوپر لگائے جا سکتے ہیں اور ان میں بیج ڈال کر ڈرل کی طرح بوائی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مکمل ڈرل بھی دستیاب ہے جو کہ بیج کو مطلوبہ فاصلے پر کاشت کرتی ہے اور اس میں کھاد ڈالنے کے لیے علیحدہ سے ڈبہ بھی لگا ہوا ہے۔

پٹڑیوں پر کاشت

پیر مہر علی شاہ بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی اور بارانی زرعی ریسرچ انسٹیٹیوٹ چکوال کی تحقیق کے مطابق زیادہ بارش والے علاقوں میں میرا زمینوں پر مونگ پھلی کی کاشت پٹڑیوں پر بھی کی جا سکتی ہے اور بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے 2.5 فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں اور ان کے دونوں طرف مونگ پھلی کاشت کریں۔ اس طریقہ کاشت میں پودوں کا باہمی فاصلہ کم کر کے فی ایکڑ پودوں کی سفارش کردہ تعداد کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ پٹڑیوں پر فصلات کی باقیات (نامیاتی ملچ) پھیلانے سے جڑی بوٹیوں کے اگاؤ کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ زمین میں نمی کو محفوظ رکھ کر زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ طریقہ میرا زمینوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔

کھادوں کا استعمال

فصل کے لئے کھادوں کی مطلوبہ مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بناء پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین میں مونگ پھلی کی فصل کے لیے ذیل میں دی گئی سفارشات کے مطابق کھاد استعمال کریں۔ پھلی دار فصل ہونے کی بدولت مونگ پھلی اپنی ضرورت کی 80 فیصد نائٹروجن ہوا سے حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس لئے اس کی نائٹروجنی کھاد کی ضرورت نسبتاً کم ہے۔

غذائی عناصر کی مقدار (کلوگرام فی ایکڑ)			فی ایکڑ کھاد کی مقدار (بوریوں میں)
زیادہ بارش والے علاقوں کے لیے کھادوں کی سفارشات			
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
13	34	12	آدھی بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ٹی ایس پی + آدھی بوری ایس او پی یا آدھی بوری یوریا + پونے چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + آدھی بوری ایس او پی یا ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + آدھی بوری ایس او پی
درمیانی بارش والے علاقوں کے لیے کھادوں کی سفارشات			
9	23	8	ایک تہائی بوری یوریا + ایک بوری ٹی ایس پی + ایک تہائی بوری ایس او پی یا ایک تہائی بوری یوریا + اڑھائی بوری سنگل سپر فاسفیٹ + ایک تہائی بوری ایس او پی یا ایک بوری ڈی اے پی + ایک تہائی بوری ایس او پی
کم بارش والے علاقوں کے لیے کھادوں کی سفارشات			
6	17	6	ایک چوتھائی بوری یوریا + پونی بوری ٹی ایس پی + ایک چوتھائی بوری ایس او پی یا ایک چوتھائی بوری یوریا + دو بوری سنگل سپر فاسفیٹ + ایک چوتھائی بوری ایس او پی یا پونی بوری ڈی اے پی + ایک چوتھائی بوری ایس او پی

نوٹ: کھاد کی ساری مقدار کاشت سے پہلے ڈرل کے ساتھ ڈالیں۔ اگر ڈرل دستیاب نہ ہو تو کاشت سے دو دن پہلے چھٹہ کریں اور ہل چلا کر سہاگہ دیں۔

جڑی بوٹیوں کو تلف کے غیر کیمیائی طریقے

❖ داب کا طریقہ

جڑی بوٹیوں کے انسداد کا یہ طریقہ سب سے آسان، کم خرچ اور موثر ہے۔ کاشت سے چند روز پہلے اگر بارش ہو جائے تو کھیت وتر حالت میں آنے پر ایک یا دو دفعہ ہل چلا کر سہاگہ چلائیں۔ اس کے بعد کھیت کو 5 سے 7 دن کے لیے اسی حالت میں رہنے دیا جائے۔ اس سے کھیت میں موجود جڑی بوٹیوں کے بیج اُگ آتے ہیں اور ان سے اُگنے والی جڑی بوٹیاں زمین کی تیاری کے دوران تلف ہو جاتی ہیں جس سے زمین میں نامیاتی اجزاء میں اضافہ ہو جاتا ہے اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ یہ طریقہ اگیتی کاشت کے لیے موثر ہے۔ پچھیتی کاشت کے لیے یہ طریقہ استعمال نہ کیا جائے ورنہ کاشت مزید پچھیتی ہو گی۔

❖ گوڈی

مونگ پھلی کی فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ گوڈی کریں۔ پہلی گوڈی کاشت کے تین یا چار ہفتہ بعد کی جائے، دوسری گوڈی اس وقت کریں جب فصل پھول نکالنے ہی والی ہوتا کہ پھولوں سے سوئیاں نکلنے کے بعد نرم زمین میں با آسانی داخل ہو سکیں۔ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ جب فصل سوئیاں بنا رہی ہو اس وقت یا اس کے بعد گوڈی فائدہ کی بجائے نقصان دہ ہوتی ہے کیونکہ گوڈی سے سوئیاں بُری طرح متاثر ہوتی ہیں جس کے نتیجہ میں پھلیاں کم بنتی ہیں اور پیداوار کا نقصان ہوتا ہے۔

❖ پودوں کی تعداد پوری کرنا

سفارش کردہ شرح بیج استعمال کریں اور فی ایکڑ پودوں کی سفارش کردہ تعداد اقسام کے پھیلاؤ کے حساب سے (50 سے 60 ہزار) برقرار رکھیں تو فصل کے مقابلے میں جڑی بوٹیوں کو اُگنے اور پھلنے کے کم مواقع ملتے ہیں اور ان کی تعداد میں بھی کمی آ جاتی ہے۔

❖ فصلوں کو ادل بدل کر کاشت کرنا

جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک رہنما اُصول یہ بھی ہے کہ فصلوں کو ادل بدل کر کے کاشت کیا جائے یعنی ایک ہی کھیت میں سالہا سال تک مونگ پھلی کاشت نہ کریں بلکہ چارہ جات بھی کاشت میں لے کر آئیں تا کہ جڑی بوٹیاں اُگ کر چارے کے ساتھ ہی کٹ جائیں اور آئیندہ کے لئے ان کا بیج نہ بن سکے۔

جڑی بوٹیوں کا کیمیائی انسداد

■ اُگاؤ سے پہلے سپرے

جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لیے کاشت کرنے سے قبل آخری ہل سے 33 فیصد طاقت والی پینڈی میتھالین ڈیڑھ لٹر فی ایکڑ وتر زمین میں سپرے کر دی جائے۔ اس کے بعد ڈرل کی مدد سے مونگ پھلی کاشت کر دی جائے۔

■ اُگاؤ کے بعد سپرے

اُگاؤ کے بعد چوڑے پتوں والی اور گھاس خاندان کی بیشتر جڑی بوٹیاں مندرجہ ذیل زہریں سپرے کر کے تلف کی جا سکتی ہیں۔

■ چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کی تلفی

اگر مونگ پھلی میں صرف چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کا مسئلہ ہو تو لیکٹوفن 24EC

بحساب 250 ملی لٹر فی ایکڑ 120 لٹر پانی میں ملا کر پہلے 40 دن کے اندر اندر تر وتر حالت میں سپرے کی جاسکتی ہے۔ یہ مونگ پھلی کی فصل پر کافی حد تک محفوظ ہے۔

■ گھاس خاندان کی بوٹیوں کی تلفی

اگر صرف گھاس خاندان کی جڑی بوٹیاں مثلاً مدھانہ گھاس، کھبل اور برواُگ چکی ہوں تو بوائی کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر وتر حالت میں قیز یلفوپ میتھائل 20EC بحساب 400 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کر کے تلف کی جاسکتی ہیں۔ چوڑے پتوں والی اور گھاس کے خاندان کی جڑی بوٹیاں تلف کرنے والی زہریں ملا کر ایک ہی بار سپرے کی جائیں تو مونگ پھلی کی فصل کو نقصان پہنچتا ہے، اس لیے دونوں قسم کی زہروں کو الگ الگ سپرے کیا جائے۔

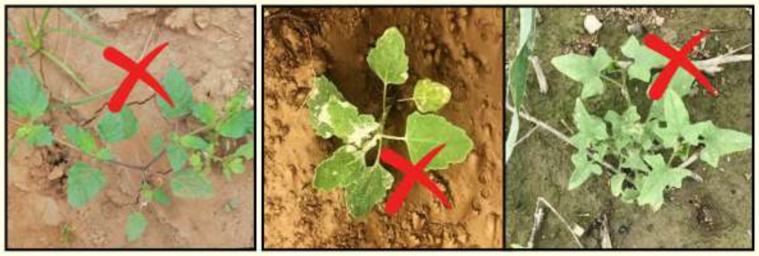

آبپاش علاقوں کے لئے کھادوں کی سفارشات

غذائی عناصر کی مقدار (کلوگرام فی ایکڑ) نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	فی ایکڑ کھاد کی مقدار (بوریوں میں)
13	34	12	آدھی بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ٹی ایس پی + آدھی بوری ایس او پی یا آدھی بوری یوریا + پونے چار بوری ایس ایس پی آدھی بوری ایس او پی یا ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + آدھی بوری ایس او پی

نوٹ: مونگ پھلی کی فصل میں سلفر بحساب 6 کلوگرام فی ایکڑ دوسرے پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے پیداوار اور کوالٹی پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔

آبپاشی

مونگ پھلی کی آبپاشی کی صورت میں پہلی آبپاشی بوائی کے 30 دن بعد کریں جبکہ دوسری آبپاشی پھول نکلنے پر، تیسری سوئیاں بننے کے عمل کے دوران کریں تا کہ زمین نرم رہے اور سوئیاں زمین میں آسانی سے داخل ہوسکیں چوتھی آبپاشی پھلیاں بننے پر کریں۔ اگر موسم گرم اور خشک ہو تو زمین کی خاصیت کے حساب سے ایک یا دو عدد مزید آبپاشی کی جاسکتی ہے۔

کماد کی جڑی بوٹیوں کا انسداد

ڈاکٹر عامر رسول، حبیب انور، ڈاکٹر سبین فاطمہ، عبدالحسیب

نظامت اعلیٰ زراعت پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز پنجاب

گنا پاکستان کی زرعی معیشت کی ایک اہم نقد آور فصل ہے جو ملک کی شکر سازی اور اسکی ذیلی صنعتوں کو خام مال مہیا کرتی ہے جس سے لاکھوں لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔ ملکی چینی کی ضرورت کے علاوہ گڑ اور شکر بھی اسی فصل سے حاصل کی جاتی ہے۔ پاکستان میں ایسے کاشتکاروں کی کمی نہیں جو 1500-1000 من فی ایکڑ پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔ جبکہ عام کاشتکار 600-500 من فی ایکڑ کی اوسط پیداوار سے آگے نہیں بڑھ رہا۔ کم پیداوار کی اہم وجوہات میں غیر منظور شدہ اقسام، غیر موزوں طریقہ کاشت، کماد کی بیماریاں، کماد کے نقصان دہ کیڑے، جڑی بوٹیاں اور پانی کی کم دستیابی شامل ہے۔ درج ذیل جڑی بوٹیوں، کیڑے و بیماریوں کے مربوط طریقہ ہائے انسداد پر عمل پیرا ہو کر کماد کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا مربوط انسداد

کماد کی جڑی بوٹیوں میں اٹ سٹ، باتھو، بھکھڑا، جنگلی پالک، جنگلی چولائی، ڈھڈن، دریائی بوٹی، سینجی، قلفہ، کھبل گھاس، لہلی، لومڑ گھاس، مدھانہ گھاس، ڈیلہ، سوانکی، مورک وغیرہ شامل ہیں۔ کماد سے جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز ہیں۔

❖ گوڈی اور نلائی

کماد کی صحت مند پرورش کیلئے گوڈی یا نلائی بہت ضروری ہے۔ اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور زمین نرم ہونے سے فصل کی جڑیں خوب پھیلتی ہیں۔ پہلی گوڈی اگاؤ مکمل ہونے یا بوائی کے 5 دن بعد وتر حالت میں اور پھر دوسری خشک گوڈی 10-8 دن بعد کرنی چاہیے۔ پھر پانی دیں اور وتر آنے پر یہی عمل دوبارہ دہرائیں۔ یاد رکھیں گوڈی نلائی بذریعہ گوڈی والے ہل سے سیاڑوں کے درمیان کریں۔

❖ فصلوں کا ادل بدل

ایک ہی کھیت میں گنا بار بار کاشت کرنے کی بجائے اگر چارہ جات مثلاً برسیم، جنتر یا دالیں ادل بدل کر کے کاشت کر لیں جائیں تو کھیت میں جڑی بوٹیاں تعداد خود بخود کم ہو جاتی ہیں۔

❖ تلفی بذریعہ کیمیائی سپرے

کیمیائی زہروں کا استعمال صرف سیاڑوں میں اور شیلڈ لگا کر کیا جائے۔ اس طرح

زہروں کا استعمال صرف آدھے رقبے پر ہوتا ہے جس زہروں پر اٹھنے والے اخراجات میں 50فیصد بچت ہوتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کا کیمیائی کنٹرول

جڑی بوٹیوں کے اگاؤ سے قبل استعمال ہونے جڑی بوٹی مار زہریں

نمبر شمار	اصل زہر	اقسام جڑی بوٹی	مقدار فی ایکڑ
1	ایس میٹولا کلور960EC	چوڑے پتے والی + نوکیلے پتے والی	1لٹر
2	ایس میٹولا کلور+ پینڈی میتھالین 96EC	چوڑے پتے والی + نوکیلے پتے والی	900ملی لٹر
3	ایٹرازین+ایسٹوکلور72SC	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی	1لٹر
4	ایس میٹولا کلور +ایٹرازین 720SC	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی	400ملی لٹر

نوٹ: مندرجہ بالا زہریں کماد کی بجائی کے 24تا48 گھنٹوں کے اندر پانی لگانے کے بعد سپرے کریں۔

جڑی بوٹیوں کے اگاؤ کے بعد استعمال ہونے جڑی بوٹی مار زہریں

نمبر شمار	اصل زہر	اقسام جڑی بوٹی	مقدار فی ایکڑ
1	(میزٹرائی اون+ایٹرازین+ ہالو سلفیوران) + بایو پاور80WDG	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی+ڈیلا خاندان	500 گرام + 1000ملی لٹر
2	ٹوپرامیزون+ایٹرازین33.6SC	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی	35+500ملی لٹر
3	میزوٹرائی اون+ایٹرازین+ ہالوسلفیو ران58WDG	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی+ڈیلا خاندان	1000 گرام
4	میزوٹرائی اون+ایٹرازین48SC	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی	1000ملی لٹر
5	ہالوسلفیوران متھائل 80WDG	ڈیلا خاندان	20 گرام
6	ایٹرازین+میزوٹرائی اون+ایسٹوکلور 58EC	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی	1000ملی لٹر
7	ایتھوکسی سلفیوران 60WG	چوڑے پتے والی+ نوکیلے پتے والی+ڈیلا خاندان	20 گرام

نوٹ: مندرجہ بالا زہریں کماد میں جڑی بوٹیوں کے اگاو کے بعد جب جڑی بوٹیاں 2 تا3 پتہ کی حالت میں ہوں تب تروتر میں سپرے کریں۔

اگیتی کپاس میں
ناغے پرکرنا، چھدرائی اور پودوں کی تعداد کی اہمیت

محمد ارشد، محمد اقبال، ارباب جہانگیر، صباء اقبال، نعمان علی

ایگرانومک ریسرچ اسٹیشن، خانیوال

کپاس پاکستان کی زراعت کی سب سے اہم اور نقد آور فصل ہے۔ اسے ملکی معیشت کا ستون بھی کہا جا سکتا ہے۔ کپاس پیدا کرنے والے ممالک میں پاکستان کو اہم مقام حاصل ہے۔ پنجاب کو اس لحاظ سے خصوصی اہمیت حاصل ہے کیونکہ مجموعی ملکی پیداوار کا تقریباً ستر فیصد پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ کپاس کی پیداوار ملکی GDP میں اہم حصہ ڈالتی ہے جیسا کہ ٹیکسٹائل سیکٹر جو تقریباً کپاس پر منحصر ہے یہ ملکی GDP میں8.5 فیصد حصہ فراہم کرتا ہے۔ جبکہ زرعی GDP میں کپاس کا حصہ تقریباً4.5 فیصد ہے۔اس کے علاوہ مجموعی GDP میں کپاس کا حصہ تقریباً0.8 فیصد ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ فصل ملک کی اقتصادی ترقی میں کس قدر کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

کپاس کی اگیتی کاشت کے لئے پودوں کی فی ایکڑ تعداد موسمی کاشت کی نسبت کم ہوتی ہے۔ لہٰذا پودوں کی فی ایکڑ تعداد کے تعین کے لیے وقت کاشت، زمین کی زرخیزی، کپاس کی قسم، شاخوں کی لمبائی اور غیر ثمر دار شاخوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقی دادہ اقسام کا انتخاب کریں۔ عام طور پر کپاس کی اگیتی کاشت کے لئے پودوں کا باہمی فاصلہ اور قطاروں کا باہمی فاصلہ اڑھائی فٹ اور پودوں کا باہمی فاصلہ ایک تا ڈیڑھ فٹ رکھیں

صحیح پودوں کی تعداد کپاس کی مجموعی پیداوار کے لیے انتہائی اہم ہے۔ اگر پودے بہت زیادہ ہوں تو وہ ایک دوسرے سے روشنی، غذائیت اور پانی کے لیے مقابلہ کرتے ہیں جس سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر پودوں کی تعداد کم ہو تو جگہ خالی رہ جاتی ہے جس سے فصل کی ممکنہ پیداوار کم رہ جاتی ہے۔ پودوں کی تعداد مناسب ہوگی تو ہوا اور روشنی کا گزر بہتر ہوگا، جس سے ٹینڈوں کا سائز اور کوالٹی شاندار رہے گی۔ اگیتی کپاس(Early Sown Cotton) کی زیادہ پیداوار کے لیے پودوں کے درمیان فاصلہ تقریباً 1 سے 1.5 فٹ اور قطار سے قطار2.5 فٹ جس سے 17000 سے 12000 پودے فی ایکڑ حاصل ہوں گے۔ یہ متوازن فاصلہ روشنی، ہوا، اور غذائی اجزاء کی یکساں فراہمی یقینی بناتا ہے، جس سے ٹینڈوں کا سائز، معیار، اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

ناغے پرکرنا

ناغے پر کرنا اس عمل کو کہا جاتا ہے جس میں کھیت میں جہاں بیج نہ اگا ہو وہاں نیا بیج لگایا جاتا ہے تاکہ فی ایکڑ پودوں کی مطلوبہ تعداد حاصل ہو سکے۔ عموماً کپاس کی کاشت کے بعد 4 سے 5 دن میں بیج کا اگاؤ ہو جاتا ہے اور بیج نہ اگیں تو ایسی جگہوں کو ناغے کہتے ہیں۔ ان ناغوں کو پورا

کرنے کے لیے کپاس کے بیج کو 5 سے 6 گھنٹے تک پانی میں بھگویا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان کو نکال لیا جاتا ہے اور جس جگہ پر ناغہ ہوتا ہے وہاں پر 4 سے 5 بیج لگا کر نمدار مٹی سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ ناغے پر کرنے کیلیے نرسری بھی لگائی جاسکتی ہے۔ جس جگہ پر ناغہ ہو وہاں پر نرسری سے پودا لے کر ناغہ پر کر سکتے ہیں۔ ناغے پر کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وتر کم ہو جانے پر بیج نہیں اگتے اور اگر پہلا پانی دینے کے بعد چوپے لگائیں تو پودوں کی مناسب بڑھوتری نہ ہونے کی وجہ سے پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 10 فیصد ناغے پیداوار میں 8 تا 12 فیصد کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔

چھدرائی

کپاس کی فی ایکڑ زیادہ پیداوار کے حصول کیلیئے پودوں کی سفارش کردہ تعداد، چھدرائی، جڑی بوٹیوں کی تلفی، بیماریوں کا تدارک، نقصان دہ کیڑوں کا انسداد اور فصل کی بروقت آبپاشی وغیرہ بہت اہم مراحل ہیں۔ کپاس کی کاشت کے بعد چھدرائی کا عمل بہت ضروری ہے۔ اچھی اور معیاری پیداوار کے حصول کیلیئے قطاروں اور پودوں کا سفارش کردہ درمیانی فاصلہ برقرار رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ پودے جگہ کی مناسبت سے بڑھوتری کرسکیں۔ کپاس کی بہتر پیداوار کیلیئے پودوں کی فی ایکڑ تعداد 17 سے 12 ہزار رکھی جائے۔ اگر پودوں کی تعداد زیادہ ہو تو پودوں کا قد بہت زیادہ ہو جاتا ہے اور پھل دار شاخیں کم بنتی ہیں یا ان کا سائز چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پودوں کے نچلے حصوں تک روشنی نہیں پہنچتی اور سپرے بھی بہتر طور پر نہیں ہوسکتی۔ اگر پودوں کی تعداد کم ہو تو فی ایکڑ پیداوار بھی کم ہو جاتی ہے لہذا پودوں کی مناسب تعداد پوری کرنے کیلیئے چھدرائی کا بروقت عمل انتہائی ضروری ہے۔ اگر فی ایکڑ پودوں کی تعداد زیادہ ہو اور انہیں بروقت علیحدہ نہ کیا جائے تو مقابلہ بازی (Competition) شروع ہو جاتی ہے۔ جب پودوں پر 2 تا 3 حقیقی پتے نکل آئیں یا اگاؤ کے تقریباً 20 سے 25 دن بعد کھیت میں چھدرائی کا عمل شروع کیا جائے۔ ہر جگہ صرف ایک صحت مند اور توانا پودا رکھیں، کمزور، بیمار یا وائرس سے متاثرہ پودے نکال دیں۔ بروقت چھدرائی سے پودوں کی جڑوں کی بہتر نشوونما، یکساں بڑھوتری، زیادہ اور یکساں ٹینڈے، کیڑوں اور بیماریوں کا کم دباؤ جیسے نتائج کے ساتھ زیادہ پیداوار حاصل ہوگی۔

اگیتی کپاس میں زیادہ پیداوار کا انحصار ابتدائی 30 دنوں کے انتظام پر ہے۔ مناسب پودوں کی تعداد، بروقت چھدرائی اور ناغوں کی تکمیل ایسے زرعی عوامل ہیں جو کم لاگت میں زیادہ فائدہ دیتے ہیں۔ اگر کاشتکاران اصولوں پر عمل کریں تو جنوبی پنجاب میں فی ایکڑ پیداوار میں نمایاں اضافہ ممکن ہے۔ آخر میں کاشتکاروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اگیتی کپاس میں بیج کا اگاؤ بہتر بنانے کے لیے معیاری اور منظور شدہ اقسام کا بیج استعمال کریں، مناسب شرح بیج (تقریباً 6 کلوگرام فی ایکڑ) رکھیں، اور بوائی سے پہلے زمین کی ہمواری اور وتر کی حالت کا خاص خیال رکھیں۔ متوازن پودوں کی تعداد، بروقت چھدرائی اور فوری ناغہ پر کرنا وہ زرعی اقدامات ہیں جو جنوبی پنجاب کے موسمی حالات میں زیادہ سے زیادہ فی ایکڑ پیداوار حاصل کرنے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

بلیک بیری کی کاشت

محمد عقیل فیروز، نوید انجم، ڈاکٹر ندیم احمد

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

بلیک بیری ایک ایسا پھل ہے جو خوش ذائقہ، لذیذ اور فرحت بخش ہے۔ پاکستان میں اس کو بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال نے پہلی مرتبہ بہت زیادہ منافع بخش فصل کے طور پر متعارف کرایا ہے۔ یہ ایک سخت جان جھاڑی نما پودا ہے جو کہ پورے پاکستان میں لگایا جاسکتا ہے۔ اس کا پھل پہلے سبز رنگ کا ہوتا ہے پھر لال اور پکنے پر کالے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں جنگلی بلیک بیری کے پودے زیادہ تر شمالی علاقہ جات میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں اس کو مختلف مقامی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اس کی پیداوار ایک ایکڑ سے 5000 کلوگرام تک ہوتی ہے۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ کیلی فورنیا میں کاشت کی جاتی ہے۔

غذائی اہمیت

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بلیک بیری کے پھل میں مختلف اقسام کے وٹامن پائے جاتے ہیں جو کہ ہماری قوت مدافعت کو بڑھاتے ہیں۔ اس کے اندر سب سے زیادہ وٹامن سی پایا جاتا ہے اور مناسب مقدار میں وٹامن A, E, K اور پوٹاشیم، کیلشیم اور آئرن موجود ہے۔ اس میں موجود اینٹی آکسیڈنٹ کینسر کے مریضوں کے لیے مفید اور کارآمد ہیں۔ یہ پھل کولیسٹرول کو کم کرتا ہے اور ہمارے نظام انہضام کو بہتر بناتا ہے اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلیک بیری کا پھل آنکھوں کی بینائی کے لیے بہت مفید ہے اور اس کا پھل دماغ میں موجود نقصان دہ خلیوں کو ختم کر کے ہمیں ذہنی تناؤ سے بچاتا ہے۔

بلیک بیری کا تازہ پھل کھانے کے علاوہ اس سے مختلف اشیاء تیار کی جاتی ہیں اور اس کے پھل سے جیم، جوس، سکوائش اور اس کے پتوں کو قہوہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں بلیک بیری قدرتی طور پر مری، ہزارہ، کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں وافر طور پر موجود ہے۔ لیکن جنگلی بلیک بیری کا پھل سائز میں چھوٹا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اسے مارکیٹ میں اچھا ریٹ نہیں ملتا

اس کے علاوہ بلیک بیری کو کھیتوں کے کناروں پر فصلوں کو محفوظ بنانے کے لیے باڑ کے طور پر لگایا جاسکتا ہے تاہم اب اسکی کاشت سرکاری اور پرائیویٹ سیکٹر پر کی جا رہی ہے اور اسکی مانگ میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

آب و ہوا

بلیک بیری ایک سخت جان پودا ہے جو کہ مختلف ماحول اور آب و ہوا میں اگایا جاسکتا ہے اس میں سخت گرمی اور سردی دونوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

زمین

بلیک بیری کی کاشت تقریباً ہر قسم کی زمین میں کی جاسکتی ہے۔ بلیک بیری کی کامیاب کاشت کے لیے درمیانی زرخیز، ہلکی میرا اور مناسب مقدار میں نامیاتی مادہ رکھنے والی زمین موزوں ہے البتہ کلراٹھی اور سیم زدہ زمین بلیک بیری کی کاشت کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایسی زمین جس میں پانی زیادہ دیر تک کھڑا رہے، بلیک بیری کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ ایسی زمین جس کی تیزابی خاصیت 6.5 سے 7.5 ہو بلیک بیری کی کاشت کے لیے بہترین ہے۔

پودے لگانے کا وقت

بلیک بیری کے پودے جنوری تا اپریل یا پھر اگست سے نومبر تک لگائے جاسکتے ہیں۔ یہ پودا ایک سال بعد ہی پھل دینا شروع کر دیتا ہے۔ فروری اور مارچ میں اس کے پھول آتے ہیں اپریل کے آخری ہفتے سے 15 مئی تک اس کا پھل مکمل طور پر تیار ہو جاتا ہے۔

پودے لگانے کا طریقہ کار

بلیک بیری کے پودوں کا درمیانی فاصلہ 6 فٹ ہوتا ہے۔ جبکہ لائنوں کا درمیانی فاصلہ 10 فٹ ہوتا ہے۔ اس طرح ایک ایکڑ میں 726 پودے لگائے جاسکتے ہیں۔ بلیک بیری کا باغ

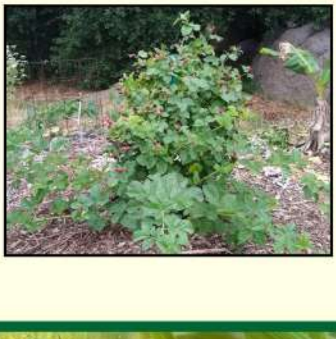

لگانے کے لیے لائنوں کا رخ شمالاً جنوباً رکھنا چاہیے کیونکہ جتنی زیادہ پودے کو دھوپ لگے گی وہ اتنا ہی زیادہ اچھی نشوونما کرے گا اور پھل کا معیار بھی اچھا ہوگا۔ اس پودے کا قد تقریباً 3 فٹ ہوتا ہے۔ بلیک بیری ایک کانٹے دار پودا ہے اس لیے اسے کھیت کی باڑ کے طور پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔ پودے لگانے کا بہترین وقت صبح یا شام کا ہوتا ہے اور پودا لگانے کے فوراً بعد پانی لگانا بہت ضروری ہوتا ہے۔

آبپاشی

آبپاشی کا انحصار زمین کی حالت اور درجہ حرارت پر منحصر ہوتا ہے۔ بلیک بیری کے پودے کو تقریباً 1 سے 2 انچ تک نمی چاہیے ہوتی ہے۔ جب پودے پر پھل لگا ہو اس وقت پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ریتلی میرا زمین میں فروری سے جون تک ایک دن کے وقفے سے پانی دینا چاہیے۔ جبکہ بھاری میرا زمین میں پانی کا وقفہ گرمیوں میں چار سے پانچ دن کا ہونا چاہیے۔ سردیوں میں اس کو پانی کی کم ضرورت ہوتی ہے اس لیے پانی کا وقفہ 15 دن تک کیا جاسکتا ہے۔

شاخ تراشی

پودے کو مناسب شکل دینے کے لیے شاخ تراشی بہت ضروری ہے۔ شاخ تراشی سے پودوں کے پتوں اور پھل کو مناسب روشنی میسر ہوتی ہے جس سے پھل کے معیار اور اس کی پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بلیک بیری کے پودے جس شاخ پر ایک بار پھل لے لیں وہ شاخ پھل کی برداشت کے بعد خشک ہو جاتی ہے۔ خشک شاخوں کو کاٹنا ضروری ہے۔ پودے سے ہر سال نئی شاخیں نکلتی ہیں اور اگلے سال انہی پر پھل لگتا ہے۔

کھادوں کا استعمال

بلیک بیری کے پودوں کو صحتمند و توانا رکھنے اور بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لیے مناسب خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ خوراک دیسی اور کیمیائی کھادوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

مختلف غذائی اجزاء کا سالانہ گوشوارہ بلحاظ عمر (کلوگرام فی ایکڑ)

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
ایک سال	700	30	25	30
دو سال اور اس کے بعد	1500	50	50	50

شکرقندی کی کاشت

ڈاکٹر کاشف راشد، محمد امین، محمد سجاد سعید

تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔

شکرقندی کا آبائی وطن وسطی اور جنوبی امریکہ ہے۔ یہ کنوالوولیسی (Convolvulaceae) خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ انگریزی میں اسے سویٹ پوٹیٹو (Sweet potato) کہتے ہیں جبکہ اس کا نباتاتی نام آئی پومیا بیٹیٹس (Ipomoea batatus) ہے۔ پاکستان میں شکرقندی کی اوسط پیداوار 4.8 ٹن فی ایکڑ ہے۔ پنجاب میں شکرقندی لاہور، ملتان اور فیصل آباد ڈویژن میں کاشت کی جاتی ہے۔ شکرقندی کاربوہائیڈریٹ کا ایک سستا ترین ذریعہ ہے اس سے نشاستہ اور الکوحل تیار کی جاتی ہے۔ یہ ابال کر بھی کھائی جاتی ہے۔ شکرقندی کے نرم پتے بطور سبزی استعمال کئے جاتے ہیں اور اسکی بیلیں مویشیوں کی خوراک ہیں۔ شکرقندی میں چکنائی اور کولیسٹرول بالکل نہیں ہوتا۔ مالٹے اور زرد رنگ کی شکرقندی میں وٹامن A بہت زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔

آب و ہوا اور وقت کاشت

شکرقندی کیلئے گرم مرطوب آب و ہوا درکار ہے۔ اس کے پودے کورے کو برداشت نہیں کر سکتے اور ہلکے سے کورے سے بھی مر جاتے ہیں۔ زیادہ کورا زیرزمین کھانے والی جڑوں پر بھی اثرانداز ہوتا ہے۔ پنجاب میں شکرقندی کو اپریل تا جون کاشت کیا جاتا ہے اور برداشت اگست تا دسمبر ہوتی ہے۔

اقسام

وائیٹ سٹار (White Star): یہ سفید رنگ کی اچھی پیداوار دینے والی قسم ہے۔ ابلی ہوئی شکرقندیاں خشک اور میٹھی ہوتی ہیں۔ شکرقندی زمین میں گہرائی میں بنتی ہے جس سے برداشت قدرے مشکل ہوتی ہے۔

افزائش کا طریقہ

شکرقندی عموماً بیلوں کے ٹکڑے کاٹ کر لگانے سے اگائی جاتی ہے۔ اگر کورا بہت کم پڑا ہو تو پچھلے سال کی بیلیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں لیکن جن علاقوں میں زیادہ سردی اور کورے کی وجہ سے بیلیں نہ رکھی جاسکتی ہوں وہاں پر درمیانی جسامت کی شکرقندی فروری میں بو کر اپریل تک بیلیں تیار کی جاسکتی ہیں۔ آٹھ دس مرلہ جگہ پر پونے دو میٹر کے فاصلے پر پٹڑیاں بنا کر 19-20 کلوگرام شکرقندی 25-30 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر لگا دی جائے تو ایک ایکڑ کیلئے بیلیں پیدا کی جاسکتی ہیں۔

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت

شکرقندی زیرزمین پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کیلئے ریتلی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو زیادہ موزوں رہتی ہے۔ شکرقندی کیلئے گوبر کی کھاد استعمال نہیں کی جاتی۔ زمین تیار کرتے وقت خیال رکھیں کہ 18-20 سینٹی میٹر سے زیادہ گہری زمین تیار نہ ہو ورنہ شکرقندی زیادہ گہرائی میں بنے گی اور اس کا نکالنا مشکل ہو جائے گا۔ زمین تیار کرتے وقت ڈیڑھ بوری ڈی۔اے۔پی اور 3 بوری پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈال دیں اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیں۔ شکرقندی لگانے کیلئے پونے دو میٹر کے فاصلہ پر پٹڑیاں بنا دیں اور پٹڑیوں کے اوپر 25-30 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر قلمیں لگا دیں۔ قلموں کے گرد مٹی اچھی طرح دبا دیں اور فوراً آب پاشی کر دیں۔

آبپاشی، گوڈی اور کیمیائی کھاد کا استعمال

اگر بارشیں زیادہ نہ ہوں تو شکرقندی کی سات آٹھ بار آبپاشی کی جاتی ہے۔ شروع میں دو تین بار آبپاشی ہر ہفتہ کی جاتی ہے۔ بعد میں آب پاشی کا وقفہ پندرہ بیس دن تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ ایک دو آبپاشیوں کے بعد فصل میں جڑی بوٹیاں اور خودرو پودے اگ آتے ہیں انکو تلف کرنے کیلئے ایک دو بار مناسب وتر میں گوڈی کریں۔ جب بیلیں بڑھنا شروع ہوں تو گہری گوڈی کر کے پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں۔ جب بیلیں بڑی ہو جائیں تو ان کو دو بار الٹ پلٹ دیں تا کہ وہ زمین کے ساتھ لگ کر جگہ جگہ سے جڑیں نہ بنا لیں۔ کاشت کے ڈیڑھ ماہ بعد اگر فصل کمزور نظر آئے تو آدھی بوری یوریا یا ایک بوری امونیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈال کر آب پاشی کریں۔

بیماریاں اور کیڑے

بیماریاں تنے کا گلاؤ یا مرجھاؤ اہم بیماری ہے۔ سویٹ پوٹیٹو ویول اور سٹیم بورر شکرقندی کے نقصان دہ کیڑے ہیں۔

برداشت

اگیتی کاشت شدہ فصل کی برداشت اگست میں شروع ہو جاتی ہے اور عام فصل نومبر، دسمبر میں برداشت کی جاتی ہے۔ بیلوں کو کاٹ کر شکرقندی کو کسی وغیرہ سے نکالا جاسکتا ہے۔ سخت کورا پڑنے سے پہلے ہی شکرقندی کو کھیت سے نکال لینا چاہئے ورنہ گودام میں اس کی جڑوں کے جلد خراب ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ شکرقندی ایک ایکڑ سے 8 سے 10 ٹن پیداوار دیتی ہے۔

گودام میں محفوظ رکھنے کا طریقہ

برداشت کے بعد 15-20 دن تک شکرقندی کو 27-29 درجہ سینٹی گریڈ پر رکھنا چاہئے۔ گودام میں رطوبت 70 فیصد ہونی چاہئے۔ بعد میں شکرقندی کو 10-16 درجہ ڈگری سینٹی گریڈ پر رکھنا چاہئے اور گودام میں رطوبت 80 فیصد ہونی چاہئے۔ گودام میں دو تین ماہ رکھنے کے بعد شکرقندی میں مٹھاس بڑھ جاتی ہے کیونکہ نشاستہ شکر میں بدل جاتا ہے۔

کھجور میں زرپاشی

محمد کاشف رضا ، مطیع اللہ

تحقیقاتی ادارہ برائے کھجور، جھنگ

کائنات میں پیدا ہونے والے پھلوں میں کھجور کا پھل اپنی بھرپور غذائیت کی وجہ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ بین الاقوامی منڈیوں میں اسکی مانگ میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ پاکستان میں اس پھل کی کاشت وسیع پیمانے پر ہورہی ہے۔ عالمی معیار کے مطابق پیداوار حاصل کرنے کے لئے زرپاشی کا عمل بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

فروری، مارچ کے مہینوں میں تمام پھلدار پودوں پر پھول آنا شروع ہوجاتا ہے۔ اکثر پھلدار پودوں میں نر اور مادہ حصوں کا ملاپ ازخود مکمل ہوجاتا ہے لیکن کھجور میں نر اور مادہ پودوں علیحدہ ہونے کی وجہ سے نر اور مادہ کا ملاپ ازخود مکمل نہیں ہوتا۔ اس لئے نر اور مادہ حصوں کا ملاپ خود سے کرنا پڑتا ہے۔

کھجور میں نر پاشی قدرتی طور پر بذریعہ حشرات، ہوا 15 سے 20 فیصد تک ہوجاتی ہے۔ لیکن اچھی اور مکمل پیداوار حاصل کرنے کے لئے مادہ کھجور پر نردانہ ازخود ڈالنا پڑتا ہے۔ کیونکہ پھل کی تیاری کے لئے نر اور مادہ حصوں کا ملاپ بہت ضروری ہے۔ کھجور میں نر سپیاں (Spath) مادہ سپیوں کی نسبت 10 دن پہلے نکلنا شروع ہوجاتی ہیں۔ نر سپیاں تیار ہونے پر کاٹ لی جاتی ہیں۔ تیار نر سپی (Spath) تیار ہونے پر درمیان سے پھٹ جاتی ہے۔ چھلکا آسانی سے اُترنا شروع ہوجاتا ہے۔ تیار شدہ نر سپی ٹھوکر لگانے پر چھٹنے کی آواز آتی ہے۔ تیار شدہ نر سپی سے نردانہ جھاڑ کر اچھی طرح خشک کرلیا جاتا ہے تا کہ اُس میں نمی نہ رہے۔ خشک ہونے کے بعد اُسے شیشے کے بند برتن یا جار میں محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ نر کاٹتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اُسے کچی حالت میں نہ توڑا جائے نردانہ ضائع ہوجائے گا۔

کھجور کی مادہ سپیاں ایک وقت میں نہیں کھلتی۔ تمام سپیاں کھلنے میں 20 سے 25 دن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے روزانہ ہر کھجور پر نظر رکھنی چاہیے۔ سپی کھلنے پر زردانہ ڈالا جائے۔ کچی مادہ سپی نردانہ حاصل نہ کرسکے گی اور پھل نہیں بنے گی۔ مادہ پھولوں میں قبولیت (Receptive Time) کا دورانیہ 24 سے 72 گھنٹے تک ہوتا ہے۔ اس دوران زردانہ حاصل ہوتے پر پھل بننے کا آغاز یا عمل زرپاشی مکمل ہوجاتی ہے۔

کھجور میں زَر پاشی دو طریقوں سے کی جاتی ہے۔

- نر تیار شدہ سپی سے دو یا تین لڑیاں (Spikelets) لے کر مادہ سپی سے جو کہ مکمل طور پر تیار ہوچکا ہو اور پھٹنے کے قریب ہو ہاتھ کی مدد سے کھول لیا جائے اور نر لڑیاں اُلٹی رکھ دی جائیں تا کہ زردانہ ازخود مادہ پھولوں پر بذریعہ ہوا یا حشرات پہنچ سکے
- پہلے سے تیار شدہ زردانہ کو مادہ سپی کھول کر ڈالا جائے۔ اس طریقہ سے زردانہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ زردانہ کم سے کم استعمال ہو اور ضائع نہ ہو

- آلہ زرپاشی ذیلی ادارہ تحقیق برائے کھجور جھنگ کی ایک سادہ تخلیق ہے۔ آلہ زرپاشی کی مدد سے زمین پر کھڑا ہو کر ایک آدمی 20 سے 25 فٹ بلندی تک آسانی سے زرپاشی کرسکتا ہے۔ آلہ زرپاشی کی مدد سے کم وقت میں ایک آدمی 150 سے 200 تک کھجوریں آسانی سے زرپاشی کرسکتا ہے۔ اس طریقہ سے مزدوری اور وقت دونوں میں خاطر خواہ بچت ہوتی ہے

کھجور کی کامیاب فصل کے لئے ضروری ہے کہ اگر زرپاشی کے دوران بارش ہوجائے تو زرپاشی دوبارہ کرلینی چاہیے۔ ہوا میں نمی کی موجودگی میں زرپاشی متاثر ہوتی ہے اور زیادہ تر نردانہ ضائع ہوجاتا ہے۔ سپیاں نکلنے کے دوران باغات کو آبپاشی نہیں کرنی چاہیے اور بالحاظ موسم آبپاشی کرنی چاہیے۔

آم کا تیلہ (Mango Hopper)

ڈاکٹر عامر رسول، حبیب انور، ڈاکٹر ثمین فاطمہ، عبدالحسیب

نظامت اعلیٰ زراعت پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز پنجاب

آم کا تیلہ (Mango Hopper) پاکستان میں آم کی فصل کا ایک اہم نقصان دہ کیڑا ہے۔ اس کے بچے اور بالغ دونوں نرم شاخوں، بور (پھولوں کے گچھوں) اور پتوں سے رس چوستے ہیں جس کی وجہ سے پھول ٹھیک طرح سے نہیں لگتے اور کچے پھل گر جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے۔ حالیہ پیسٹ سرویلنس رپورٹس کے مطابق آم کے تیلہ کا حملہ مشاہدہ میں آیا ہے۔ موجودہ موسمی حالات اس کی افزائش کے لیے موزوں ہیں۔ اس لیے آنے والے دنوں میں اس کے حملے میں مزید اضافہ کا امکان ہے۔ اس کی مئوثر روک تھام کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

- پودوں کی مناسب کانٹ چھانٹ (Pruning) کریں تاکہ سورج کی روشنی اور ہوا کی آمدورفت ممکن ہو سکے
- متاثرہ پھولوں کے گچھوں کو کاٹ کر زمین میں دبا دیں
- نائٹروجن والی کھادوں کے زیادہ استعمال اور زیادہ آبپاشی سے اجتناب کریں

درج ذیل میں سے کوئی ایک سفارش کردہ زرعی زہر کا استعمال نقصان کی معاشی حد ہونے پر کریں۔

نمبر شمار	زرعی زہر	مقدار فی 100 لٹر پانی
.1	نائٹین پائریم 50 فیصد ڈبلیو ڈی جی	50 گرام
.2	کلوتھائیانیڈین 20 ایس سی	150 ملی لٹر
.3	ڈائی نوٹیفیوران 20 ایس جی	50 گرام
.4	پائی میٹروزین + ڈائی نوٹیفیوران 50 ڈبلیو جی	120 ملی لٹر
5	ٹرائی فلومیزوپائریم 10 فیصد ایس سی	25 ملی لٹر

- شدید حملے کی صورت میں 5 تا 7 دن کے وقفے سے مختلف زرعی زہر کا سپرے دوبارہ کریں
- آم کے تیلے کے مئوثر تدارک کے لیے پورے پودے پر زہر کا یکساں چھڑکاؤ بہت ضروری ہے

گندم

آبپاشی

- گندم کی فصل کو دانے کی دودھیا حالت کے وقت لگائیں کیونکہ یہ سٹے میں دانہ بننے اور بھرنے کا وقت ہوتا ہے۔ اگر اس مرحلے پر پانی نہ دیا جائے یا تاخیر سے دیا جائے تو دانے کا سائز چھوٹا اور وزن کم رہ جاتا ہے جس سے پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے
- موسم کی نوعیت، زمین کی ساخت اور فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگانے کے شیڈول میں ردوبدل کیا جا سکتا ہے

درجہ حرارت میں پیشگی اضافے کے حوالے سے ضروری اقدامات

درجہ حرارت میں اضافے کے باعث گندم کے کاشتکاران فصل گندم کی نگہداشت اور بہتر پیداوار کے حصول کے لئے درج ذیل سفارشات پر عمل ممکن بنائیں

بارانی علاقہ جات

- فصل کی ضرورت کے مطابق آبپاشی کے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لائیں تاکہ بڑھوتری کا عمل جاری رہے
- 2 کلوگرام پوٹاشیم نائٹریٹ (قلمی شورہ) یا 2 کلوگرام یوریا 100 لٹر پانی میں حل کر کے فی ایکڑ سپرے کریں
- 500 تا 600 گرام بورک ایسڈ (17 فیصد) یا 800 تا 900 گرام بوریکس (11 فیصد) 100 لٹر پانی میں حل کر کے فی ایکڑ سپرے کریں
- بہتر نتائج کے لیے یہی سپرے سات دن کے وقفے سے دوبارہ کریں
- فصل کا باقاعدگی سے معائنہ کریں۔ کنگی کے حملہ کی صورت میں صرف متاثرہ حصے پر مناسب پھپھوندی کش زرعی زہر کا سپرے کریں

آبپاش علاقہ جات

- نہری پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں متبادل ذرائع آبپاشی کا منصفانہ استعمال کریں
- معروضی حالات کے مطابق آبپاشی کا عمومی وقفہ خصوصاً ریتلے رقبوں میں کم کر دیں

- فصل کا باقاعدگی سے معائنہ کریں۔ کنگی کے حملہ کی صورت میں صرف متاثرہ حصے پر مناسب پھپھوندی کش زرعی زہر کا سپرے کریں
- آبپاشی کے وسائل کی عدم دستیابی کی صورت میں 2 کلوگرام پوٹاشیم نائٹریٹ (قلمی شورہ) یا 2 کلوگرام یوریا 100 لٹر پانی میں حل کر کے فی ایکٹر سپرے کریں
- 500 تا 600 گرام بورک ایسڈ (17 فیصد) یا 800 تا 900 گرام بوریکس (11 فیصد) 100 لٹر پانی میں حل کر کے فی ایکڑ سپرے کریں
- بہتر نتائج کے لیے یہی سپرے سات دن کے وقفے سے دوبارہ کریں

■ سست تیلہ (Aphid)

نقصان دہ کیڑوں کے حیاتیاتی طریقہ انسداد کے لیے صوبہ پنجاب میں 11 بیالوجیکل کنٹرول لیبارٹریز قائم کی گئی ہیں جو کامیابی سے دوست کیڑوں مثلاً کرائی سو پرلا اور ٹرائیکوگراما کی افزائش کر رہی ہیں۔ کرائی سو پرلا سبز رنگ کا ایک شکاری کیڑا ہے۔ یہ کسان دوست کیڑا سست تیلہ کے انسداد کے لیے بہت مفید ہے۔ کرائی سو پرلا کے (انڈوں لگے) کارڈز کھیت میں بحساب 20 تا 25 کارڈز فی ایکڑ لگائیں۔ ان انڈوں سے لاروا 2 تا 3 دن کے بعد نکل آتا ہے۔ یہ لاروا کھیت میں موجود رس چوسنے والے نقصان دہ کیڑوں کو تلف کرتا ہے۔ کارڈ صبح یا شام کے اوقات میں پتوں کے اوپر والی سطح پر لگائیں۔ 15 دن بعد کارڈز لگانے کا عمل دہرائیں تاکہ کھیت میں انکی تعداد کو برقرار رکھا جاسکے۔ اسی طرح پیلے چپکنے والے پھندے بحساب 15 کارڈز فی ایکڑ لگانے سے تیلے کی آبادی کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ زرعی زہروں کے استعمال سے حتی الوسع اجتناب کریں تاکہ دانوں پر زرعی زہروں کی باقیات کے مضر اثرات سے بچا جاسکے۔

■ کنگی (Rust)

اس کی وجہ پھپھوندی ہے۔ پنجاب میں دو قسم کی کنگی حملہ آور ہوتی ہے۔ زرد کنگی (Yellow Rust) اور بھوری کنگی (Rust Brown) کنگی کے جراثیم ہوا کے ذریعے پھیلتے ہیں اور قوتِ مدافعت نہ رکھنے والی اقسام کو متاثر کرتے ہیں۔ زرد کنگی میں زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے متوازی قطاروں میں یا لائنوں میں صف بستہ ہوتے ہیں۔ بھوری کنگی میں بھورے رنگ کے دھبے بے ترتیب اور منتشر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے پتوں کے اوپر بھورے رنگ کا زنگ نماء پاؤڈر دکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھیں صرف پتوں کا پیلا رنگ کنگی کی علامت نہیں ہے۔ کنگی کے انسداد کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جائیں۔

- نائٹروجنی کھادوں کا سفارش کردہ مقدار سے زیادہ استعمال نہ کریں
- فصل کی قوتِ مدافعت بڑھانے کے لئے پوٹاش کی کھاد استعمال کریں
- شدید حملہ کی صورت میں محکمہ زراعت کے مشورہ سے درج ذیل پھپھوندی کش زرعی زہروں میں سے کوئی ایک سپرے کریں

نمبر شمار	زرعی زہر	مقدار فی ایکڑ	وقفہ قبل از برداشت (دن)
1	ٹرایاڈیمی فان 25 فیصد ڈبلیو پی	100 گرام	15 تا 20
2	پی کوکسی سٹروبن + سائپرو کونا زول 280 ایس سی	100 گرام	28
3	ایزوکسی سٹرابن + ڈائی فینا کونا زول 325 ایس سی	200 ملی لٹر	28
4	پروپی کونا زول 25 فیصد ای سی	200 ملی لٹر	30
5	ٹیبو کونا زول + ٹرائی فلوکسی سٹروبن 75 فیصد ڈبلیو جی	65 گرام	30 تا 40

کپاس

❖ سفارش کردہ اقسام

اگیتی کاشت کے لیے ٹرپل جین اقسام (سی کے سی-1، سی کے سی-3، حطف-3، آئی سی ایس-386، سی کے سی-6، CEMB-AAS3 وغیرہ) کاشت کریں۔ کاشتکاروں سے گزارش ہے کہ بیج خریدتے وقت اس بات کی ضرور تسلی کرے کہ بیج فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا تصدیق شدہ ہو

❖ وقت کاشت

کپاس کی اگیتی کاشت کے لئے سفارش کردہ وقت درجہ حرارت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے 31 مارچ تک ہے

❖ کاشت کے لیے موزوں علاقے

اگیتی کاشت کے لیے ملتان (تمام اضلاع)، ساہیوال (تمام اضلاع)، فیصل آباد (فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ اضلاع) ڈیرہ غازی خان (ضلع راجن پور) ڈویژن زیادہ موزوں ہے۔

❖ پودوں اور قطاروں کا باہمی فاصلہ

اگیتی کاشت کے لیے قطاروں کا باہمی فاصلہ 2.5 فٹ اور پودوں کا باہمی فاصلہ 1.5 تا 2 فٹ رکھیں

شرح بیج

75 فیصد سے زیادہ اگاؤ والا 4 تا 5 کلوگرام اور 60 فیصد اگاؤ والا 5 تا 6 کلوگرام برا ترا ہوا بیج استعمال کریں۔

بیج کو زہر آلود کرنا

بیج کو سفارش کردہ زہر امیڈا کلوپرڈ + ٹیوبوکونازول 372.5 ایف ایس بحساب 10 ملی لٹر یا ایزوکسی سٹروبن + کلوتھیانیڈن 62.5 فیصد بحساب 9 گرام یا ایزوکسی سٹروبن + کلوتھیانیڈن + فلوڈوکسانل 72 فیصد ڈبلیو ایس بحساب 9 گرام یا میفینوگزم + فلوڈوکسانل + ایزوکسی سٹروبن 125 ایف ایس بحساب 3 ملی لٹر فی کلوگرام میں سے کوئی ایک بیج کو لگا کر کاشت کریں۔

کھادوں کا استعمال

کمزور زمین

دو بوری ڈی اے پی + سوا چار بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا پانچ بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + پانچ بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا ساڑھے چار بوری نائٹروفاس + پونے تین بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا ساڑھے چار بوری نائٹروفاس + پانچ بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی

درمیانی زمین

پونے دو بوری ڈی اے پی + پونے چار بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا ساڑھے چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + سوا چار بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا چار بوری نائٹروفاس + اڑھائی بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا چار بوری نائٹروفاس + سوا چار بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی۔

زرخیز زمین

ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + سوا تین بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + چار بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا ساڑھے تین بوری نائٹروفاس + سوا دو بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی یا ساڑھے تین بوری نائٹروفاس + چار بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ڈیڑھ بوری ایس او پی / سوا بوری ایم او پی

- فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی تمام مقدار اور نائٹروجنی کھاد کا 1 / 4 حصہ بوقت تیاری زمین ڈالیں۔ نوٹ۔ غذائی اجزا کی سفارش کردہ مقدار کے حصول کے لیے متبادل کھادیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔
- اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے زنک سلفیٹ 33 فیصد بحساب 6 کلوگرام یا 27 فیصد بحساب 7.5 کلوگرام یا 21 فیصد بحساب 10 کلوگرام فی ایکڑ اور بورک ایسڈ 17 فیصد 2.5 کلوگرام یا بوریکس 11 فیصد 3.5 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں

جڑی بوٹیوں کا انسداد

- کپاس کی جڑی بوٹیوں میں اٹ سٹ، مدھانہ گھاس، جنگلی چولائی، لہلہ، قلفہ، تاندلہ، ہزار دانی، کھبل اور ڈیلا وغیرہ اہم ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کپاس کے نقصان دہ کیڑوں اور وائرس کا حملہ کھالوں، وٹوں اور سڑکوں کے کناروں پر موجود جڑی بوٹیوں سے شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا کھالوں، وٹوں اور سڑکوں کے کنارے ہر صورت بوائی سے پہلے صاف کیے جائیں
- کاشتکار وقت کاشت اور اس کھیت میں اگنے والی جڑی بوٹیوں کے سابقہ مشاہدے کو مدنظر رکھتے ہوئے بوائی کے 24 گھنٹے کے اندر استعمال ہونے والی جڑی بوٹی مار زہریں (پینڈی میتھالین 33 فیصد ای سی بحساب 1000-1250 ملی لٹر فی ایکڑ یا ایس میٹولا کلور 960 ای سی بحساب 800 ملی لٹر فی ایکڑ وغیرہ) کا استعمال سفارش کردہ طریقہ کے مطابق کرسکتے ہیں
- جب تمام جڑی بوٹیاں اگ آئیں تو فصل کے اگاؤ کے بعد ترجیحاً 25 تا 30 دن کے درمیان گلایفوسیٹ بحساب 1500 تا 1800 ملی لٹر 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ ٹرپل جین اقسام پر گلایفوسیٹ بغیر شیلڈ سپرے کی جاسکتی ہے۔ تاہم اگر 60-70 دن کی فصل میں سپرے کرنا مقصود ہو تو پھر ان میں بھی یہ سپرے ٹی جیٹ نوزل سے شیلڈ لگا کر کریں

تھرپس

- خصوصاً ابتدائی مرحلے میں ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ پیسٹ سکاؤٹنگ ضرور کریں
- کھیت اور اس کے اردگرد جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں
- فصل کو پانی کی کمی کا شکار نہ ہونے دیں۔ گرم اور خشک حالات میں تھرپس کا حملہ زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بوقت ضرورت ہلکی آبپاشی کریں
- محکمہ زراعت کی بائیولوجیکل لیبارٹریز سے دستیاب بائیو کارڈ کرائی سوپرلا کے کارڈ بحساب 20 فی ایکڑ لگائیں
- شدید حملہ کی صورت میں موثر زہروں اسپٹورام 120 ایس سی بحساب 60 ملی لٹر فی ایکڑ یا کلورفینا پائر 360 ایس سی حساب 75 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں

بہاریہ سورج مکھی

- اگاؤ کے بعد جب فصل چار پتے نکال لے تو کمزور اور فالتو پودے اس طرح نکال دیں کہ پودوں کا باہمی فاصلہ 9 انچ رہ جائے
- ڈرل سے کاشتہ فصل کو پہلا پانی لگانے سے پہلے کم از کم ایک مرتبہ گوڈی ضرور کریں۔ اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور زمین میں ہوا کی آمدورفت بہتر ہو جاتی ہے۔ جب پودے تقریباً ایک فٹ اُونچے ہو جائیں تو ان کی جڑوں پر مٹی چڑھا دینی چاہیے اس سے نہ صرف گوڈی ہو جاتی ہے بلکہ جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جاتی ہیں
- فصل کو پہلا پانی اُگاؤ کے 20 دن بعد لگائیں
- کمزور زمین میں پہلے پانی کے ساتھ آدھی بوری، دوسرے پانی کے ساتھ ایک بوری اور پھول کی ڈوڈیاں بنتے وقت آدھی بوری یوریا ڈالیں جبکہ اوسط زرخیز زمین میں پہلے پانی کے ساتھ آدھی بوری دوسرے پانی کے ساتھ آدھی اور پھول کی ڈوڈیاں بنتے وقت بھی آدھی بوری یوریا ڈالیں

بہاریہ مونگ

- مونگ کی بہاریہ کاشت آخر مارچ تک مکمل کریں
- مونگ کی کاشت مارچ کے پہلے ہفتہ سے آخر مارچ تک کی جاسکتی ہے البتہ مارچ کا پہلا پندھرواڑہ اس کی کاشت کے لیے موزوں ہے
- اچھی پیداوار کے حصول کے لیے آبپاش علاقوں میں منظورشدہ اقسام ازری مونگ 2006-، نیاب مونگ 2016، بہاولپور مونگ 2017، ازری مونگ 2018، پی آر آئی مونگ 2018، ازری مونگ 2021، نیاب مونگ 2021، عباس مونگ، جمبو مونگ اور نیاب پی آر آئی مونگ جبکہ بارانی علاقوں میں چکوال مونگ۔6 کاشت کریں
- ڈرل کاشت کے لیے شرح بیج 12 تا 14 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں
- بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگا کر کاشت کرنے سے فصل کی ہوا سے نائٹروجن حاصل کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے
- بوائی ہمیشہ تروتر حالت میں کریں تاکہ اُگاؤ بہتر ہو۔ بوائی ترجیحاً ڈرل کے ذریعے قطاروں میں کریں۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ ایک فٹ رکھیں اور پودوں کا آپس میں درمیانی فاصلہ 3 تا 4 انچ ہونا چاہیے
- مونگ کے لیے ایک بوری ڈی اے پی اور آدھی بوری ایس او پی یا متبادل کھادیں بوائی سے پہلے آخری ہل کے بعد چھٹہ کرکے سہاگہ دیں

باغات (ترشاوہ پھل)

- جن پودوں کا پھل برداشت کرلیا گیا ہے ان پودوں کے درمیان ہل چلائیں
- جڑی بوٹیوں کے خاتمے کے لیے سپرے کریں
- ولنشیا لیٹ کی برداشت مکمل کریں
- مختلف اقسام کے ترشاوہ پھلوں کی پیوندکاری کریں۔ گرے ہوئے بیمار پھل زمین میں دبا دیں
- باغات اور نرسری کو رس چوسنے والے کیڑوں مثلاً سٹرس سلا، سفید مکھی، پھل کی مکھی اور لیف مائنر کے خلاف سپرے کریں۔ پھل کی مکھی کے انسداد کے لیے جنسی پھندے لگائیں
- بورڈو پیسٹ، نائٹروجنی کھاد اور عناصر صغیرہ کا انتظام کریں

آم

- آم کے باغات میں بٹور والے پھولوں کو خشک ہونے سے پہلے سبز حالت میں کاٹ کر تلف کریں۔ متاثرہ شاخ کو متاثرہ حصے سے تقریباً 1 فٹ پیچھے سے کاٹیں
- پھل بننے پر آبپاشی اشد ضروری ہے۔ آبپاشی کا وقفہ 20 دنوں کا رکھیں جس کا انحصار موسم کی کیفیت پر ہے۔ پھپھوندی کش زہروں کا باقاعدہ استعمال 10 سے 14 دن کے وقفہ سے کریں
- اگر کسی وجہ سے پھول دیر سے نکل رہے ہوں تو پوٹاشیم نائٹریٹ کا مزید ایک سپرے کریں
- پھولوں کے موسم میں اگر بارش زیادہ ہو جائے اور ہوا میں نمی کا تناسب 80 فیصد 12 گھنٹے سے زیادہ رہے تو انتھراکنوز (بلاسم بلائیٹ) کے پھیلنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے اس لیے موسم کا جائزہ لیتے ہوئے پھپھوندی کش زہر کا حفاظتی سپرے بہت ضروری ہے۔ اگر کاپر والی پھپھوندی کش زہر کا انتخاب کریں تو اس سے بیکٹیریا والی بیماری کا تدارک بھی ہو جائے گا

انگور

- ٹریکس سسٹم (آئی۔وائی۔ٹی) کے مطابق پودوں کو منظم کریں
- پودوں کی غیر ضروری شاخوں کو پرونگ کٹر سے کاٹ دیں
- موسم کی نوعیت اور زمین کی ساخت کے لحاظ سے آبپاشی کریں
- رس چوسنے والے کیڑوں کا خیال رکھیں اور حملہ کی صورت میں امیڈاکلوپرڈ 2 گرام فی لٹر پانی کا سپرے کریں
- دیمک کے حملہ کی صورت میں محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ سے مشورہ کرکے کلوروپائیری فاس یا فپرونل پودوں کی جڑوں میں ڈالیں

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں

ضروری اطلاع

01 اپریل سے 05 اپریل تک پورے پنجاب میں ٹریننگ برائے فریش اور تجدید پیسٹی سائیڈز لائسنس کیلیئے آن لائن درخواستیں اوپر دیئے گئے لنک سے جمع کرا سکتے ہیں

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

ضروری اطلاع

15 مارچ 2026 بروز اتوار کو محکمہ زراعت پنجاب کی ہیلپ لائن 0800-17000 بند رہے گی۔

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

محکمہ موسمیات کی پیشن گوئی رپورٹ کے مطابق

14 مارچ (رات) سے 16 مارچ (صبح)

راولپنڈی، مری، اٹک، جہلم، چکوال، تلہ گنگ، گوجرانوالہ، حافظ آباد، وزیرآباد، سرگودھا، میانوالی، شیخوپورہ، گجرات، خوشاب، منڈی بہاؤالدین، لاہور، سیالکوٹ، نارووال، فیصل آباد، جھنگ، چنیوٹ، بھکر، لیہ، ڈیرہ غازی خان اور گردونواح میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بارش (چند مقامات پر ژالہ باری) متوقع ہے۔

01اور مغربی سلسلہ 17 مارچ (رات) کو ملک کے مغربی علاقوں میں متوقع ہے۔

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب لاہور میں وزیر اعلیٰ پنجاب ٹرانسفارمیشن پلان کی پیشرفت بارے منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ عامر شہزاد کنگ، ڈائریکٹر جنرلز زراعت عبدالحمید، نوید عصمت کاہلوں، رانا تجمل حسین، انجینئر زاہد مشتاق میر، حافظ عبدالرحمٰن، رانا محمود اختر و دیگر افسران شریک ہیں۔

افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب کی زیر صدارت ملتان میں کپاس کی اگیتی کاشت کا باقاعدہ آغاز، نجی کھاد کمپنی کے باہمی اشتراک سے منعقدہ کسان کنونشن کی تصویری جھلکیاں

وزیراعظم کی قائم کردہ کمیٹی کا نائب وزیراعظم اسحاق ڈار کی زیرِصدارت اجناس کی اضافی پیداوار کو بروقت برآمد کرنے کیلئے مؤثر اقدامات بارے جائزہ اجلاس۔

وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ، وزیرتجارت، معاون خصوصی وزیراعظم طارق باجوہ، وزیراعظم کوآرڈینیٹر برائے تجارت، متعلقہ وزارتوں کے سیکرٹریز کی شرکت جبکہ وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی اور سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو کی بذریعہ ویڈیو لنک شرکت

سید عاشق حسین کرمانی وزیرزراعت ولائیوسٹاک پنجاب زرعی اجناس اور لائیوسٹاک پراڈکٹس کی ویلیوایڈیشن کے فروغ کے سلسلہ میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری، سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو، سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب احمد عزیز تارڑ و دیگر افسران شریک ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیرزراعت ولائیوسٹاک پنجاب زرعی اجناس ولائیوسٹاک پراڈکٹس کی ویلیوایڈیشن کے فروغ کے سلسلہ میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔
سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو، سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب احمد عزیز تارڑ، سیکرٹری انڈسٹری پنجاب محمد عمر مسعود و دیگر افسران شریک ہیں